سوال

(200)تارک نماز کی سزا...ایک جھوٹی روایت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تارک نماز کی سزا کے بارے میں جھوٹی روایت کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

''تارک نماز کی سزا'' کے عنوان سے مجھے ایک پمفلٹ کے بارے میں علم ہوا ہے، جس میں یہ لکھا ہے کہ ''نبی ﷺ سے روایت ہے کہ جس نے نماز میں سستی کی تو اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دے گا'' پھر ان پندرہ سزاؤں کو ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے، امید ہے کہ جو شخص بھی اس پمفلٹ کو پڑھے گا وہ اسے لکھ کر دیگر تمام مسلمانوں میں بھی پھیلائے گا۔ پھر لکھا ہے کہ ''نیک کام کی ابتدا کرنے والے کے لیے خیر ہے'' اس طرح مجھے ایک اور پمفلٹ کے بارے میں بھی علم ہوا ہے جسے قرآن مجید کی تین آیات کے ساتھ شروع کیا گیا ہے، جن میں سے پہلی آیت یہ ہے:

بَلِ اللَّهَ فَاعبُد وَكُن مِنَ الشّـٰكِرينَ ٦٦ ... سورة الزمر

''بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

اور پھر لکھا ہے کہ یہ تین آیات چار دنوں کے بعد خیر و بھلائی لانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ لہٰذا اس کے پچیس نسخے لکھ کر ان لوگوں کو ارسال کیے جائیں، جن کو اس کی ضرورت ہو اور جو لوگ ایسا نہ کریں گے ان کو مختلف سزاؤں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یہ دونوں پمفلٹ چونکہ باطل اور منکر امور پر مشتمل ہیں، اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے بارے میں مطلع کردوں تاکہ وہ لوگ فریب خوردہ نہ ہوں جو شریعت مطہرہ کے احکام سے ناواقف ہیں، فاقول وباللہ التوفیق۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طریقہ امور بدعت میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف علم کے بغیر بات منسوب کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان فرمایا ہے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُل إِنَّما حَرَّمَ رَبِّىَ الفَوٰحِشَ ما ظَهَرَ مِنها وَما بَطَنَ وَالإِثمَ وَالبَغىَ بِغَيرِ الحَقِّ وَأَن تُشرِكوا بِاللَّهِ ما لَم يُنَزِّل بِهِ سُلطـٰنًا وَأَن تَقولوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعلَمونَ ٣٣ ... سورة الاعراف

''آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں ۔''

لہٰذا اس بندے کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، جو اس منکر طریقے کو اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب کرتا ہے، جو انہوں نے ارشاد ہی نہیں فرمائی۔ سزاؤں کی تحدید اور اعمال کی جزا کی تعیین کا تعلق تو علم غیب سے ہے اور کوئی شخص بھی اسے جان نہیں سکتا سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ نے بطریق وحی اس کی اطلاع دی ہو اور ان کتابچوں میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، کتاب وسنت میں ان کے بارے میں کچھ بھی وارد نہیں ہے ۔

اس کتابچے کے لکھنے والے نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تارک نماز کے بارے میں جو یہ بات منسوب کی ہے کہ اسے پندرہ سزائیں دی جاتی ہیں، یہ ایک باطل اور جھوٹی روایت ہے، جیسا کہ حفاظ حدیث، مثلاً علامہ ذھبی نے ''میزان'' میں اور حافظ ابن حجر نے بیان فرمایا ہے ۔

حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ''لسان المیزان'' میں محمد بن علی بن عباس بغدادی عطار کے حالات میں لکھا ہے کہ اس نے تارک نماز کے بارے میں ایک باطل حدیث ابو بکر بن زیاد نیساپوری کی طرف منسوب کی ہے، جسے اس سے محمد بن علی موازینی شیخ ابی نرسی نے روایت کیا ہے۔ محمد بن علی نے یہ گمان کیا ہے کہ ابن زیاد نے اسے ربیع سے، اس نے امام شافعی سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سُمَیّ سے انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے :

(من تہاون بصلاتہ عاقبہ اللہ بخمس عشرۃ خصلہ   الحدیث)

''جس نے نماز میں سستی کی اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دے گا   ''

یہ حدیث بالکل باطل اور صوفیہ کی وضع کردہ احادیث میں سے ہے۔ بحوث علمیہ وافتا کی فتویٰ کمیٹی نے اس حدیث کے باطل ہونے کا ایک فتویٰ ۱۰   ۶   ۱۴۰۱ھ کو بھی جاری کیا تھا لہٰذا ایک عاقل شخص کس طرح یہ پسند کرسکتا ہے کہ وہ کسی موضوع حدیث کو رواج دے جب کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(مَنْ حَدَّثَ عَنِّی حَدِیثًا یُرٰی أَنَّہُ کَذِبٌ، فَھُوَأَحَدُ الْکَاذِبِینَ) (صحیح مسلم المقدمۃ باب وجوب الروایۃ عن الثقات وترک الکاذبین وسنن ابن ماجہ السنہ باب من حدیث عن رسول اللہ   الخ حدیث :40ومسند احمد : حدیث :20'14/5'584'250/4)

''جو شخص مجھ سے کوئی ایسی احدیث بیان کرے جس کے بارے میں وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ جھوٹی ہے تو بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے ۔''

جھوٹی حدیث بیان کرنے کی ضرورت بھی آخر کیا ہے جب کہ نماز کی اہمیت اور اس کے تارک کی سزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جو ثابت ہے، وہ کافی اور شافی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ الصَّلوٰةَ كانَت عَلَى المُؤمِنينَ كِتـٰبًا مَوقوتًا ﴿١٠٣﴾... سورة النساء

''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے ۔''

اللہ تعالیٰ نے جہنمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

ما سَلَكَكُم فى سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قالوا لَم نَكُ مِنَ المُصَلّينَ ﴿٤٣﴾... سورة المدثر

''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا (42) وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے ۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ جہنمیوں کی ایک نشانی ترک نماز بھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَوَيلٌ لِلمُصَلّينَ ٤ الَّذينَ هُم عَن صَلاتِهِم ساهونَ ٥ الَّذينَ هُم يُراءونَ ٦ وَيَمنَعونَ الماعونَ ٧ ... سورة الماعون

''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے (4) جو اپنی نماز سے غافل ہیں (5) جو ریاکاری کرتے ہیں (6) اور برتنے کی چیز روکتے ہیں (7)۔''

اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

(بُنِيَ الإِسلامُ عَلَى خَمسٍ شَهادَةِ أَن لا إِلَهَ إِلّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسولُ اللَّهِ، وَإِقامِ الصَّلاةِ، وَإيتاءِ الزَّكاةِ، وَالحَجِّ، وَصَومِ رَمَضانَ ".) صحيح البخاري الايمان باب دعاؤكم ايمانكم الخ حديث 8: صحيح مسلم باب بيان اركان الاسلام ودعائمه العظام حديث :16)

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔۔''

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا ہے :

(العَهدُ الَّذِي بَينَنا وَبَينَهُمُ الصَّلاةُ، فَمَن تَرَكَها فَقَد كَفَرَ))جامع الترمذي الايمان باب ما جاء في ترك الصلاة حديث :2621ومسند احمد 355‘346/5)

''ہمارے اور ان کے مابین جو عہد ہے وہ نماز ہے جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے۔''

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں جو کہ مشہور ومعروف ہیں۔ دوسرا کتابچہ جسے کچھ آیات سے شروع کیا گیا ہے جن میں سے پہلی آیت یہ ہے :

بَلِ اللَّهَ فَاعبُد وَكُن مِنَ الشّاكِرينَ ٦٦ ... سورة الزمر

''بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

اسے لکھنے والے نے ذکر کیا ہے کہ جو اسے تقسیم کرے گا اسے یہ اجر وثواب حاصل ہوگا اور جو اس کی طرف توجہ نہ کرے گا تو اسے یہ عذاب ہوگا، تو یہ بھی ایک بے حد وحساب باطل اور بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اس کا تعلق بھی ان جاہلوں اور بدعتیوں کے اعمال میں سے ہے، جو عامۃ المسلمین کو حکایات، خرافات اور باطل اقوال میں مشغول کرکے اس واضح اور بین حق سے دور کرنا چاہتے ہیں، جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ نے پیش کیا ہے کہ لوگوں کو جو بھی خیر وشر کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور ہر خیر وشر کو صرف اور صرف وہی جانتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُل لا يَعلَمُ مَن فِي السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَما يَشعُرونَ أَيّانَ يُبعَثونَ ٦٥ ... سورة النمل

''کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔؟''

رسول اللہ ﷺ سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہے کہ جس نے تین یا اس سے زیادہ آیات لکھیں تو اسے یہ ثواب ملے گا اور جو اسے ترک کرے تو اسے یہ گناہ ملے گا، لہٰذا اس طرح کا دعویٰ کرنا کذب اور بہتان ہے، جسے یہ علم ہوجائے اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کتابچوں کو لکھے یا تقسیم کرے یا کسی بھی طرح ان کی ترویج واشاعت میں حصہ لے۔ اگر کوئی شخص پہلے اس طرح کا کام کرچکا ہو تو اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے، اپنے فعل پر ندامت کا اظہار کرنا چاہیے اور یہ عزم کرنا چاہیے کہ آئندہ وہ اس طرح قطعاً نہیں کرے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے یہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حق کو حق سمجھنے اور اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باطل کو باطل سمجھنے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم

سب کو ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص151

محدث فتویٰ